کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانیؒ شہید، مولانا عبدالخالق قدوسیؒ شہید، صدر اہلحدیث یوتھ فورس محمد خان نجیبؒ شہید رحمھم اللہ اجمعین، ان کے علاوہ صدر جلسہ شیخ احسان الحقؒ، جنرل سیکرٹری قاضی عبدالقدیر خاموش، اور سٹیج سیکرٹری راناشفیق پسروری بھی موجود تھے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ پرجوش انداز میں خطاب کرتے رہے۔ کہ دس کروڑ مسلمان مرنے کا عزم کرلیں تو ساری کائنات مل کے ان کو مٹا نہیں سکتی۔

ٹھیک 11:35 منٹ پر دوران تقریر اس شعر پر کہ:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ لڑ..........

ان الفاظ پہ پہنچے تھے کہ زوردار دھماکہ ہوا گلدان میں رکھا ہوا ٹائم بم پھٹ گیا۔ ہرطرف چیخ و پکار بلند ہوگئیں، علامہ حبیب الرحمٰن یزدانیؒ، محمد خان نجیبؒ مولانا عبدالخالق قدوسیؒ زخموں کی تاب نہ لاکر شہید ہوگئے۔

دشمن عناصر اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب ہو گئے۔ ریاض سے شاہ فہد اور عراق سے صدر صدام کی طرف سے خصوصی طیارے آپ کو علاج کیلئے لینے آئے۔ آپؒ نے سعودی عرب جانے کو ترجیح دی۔

31 مارچ کو یہ خبر سننے کو ملی، جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ ریاض (سعودی عرب) میں زندگی کی بازی ہار گئے۔ اناللہ والیہ راجعون۔ آپ کی نماز جنازہ شیخ ابن بازؒ نے پڑھائی پھران کو مدینہ طیبہ لے جایا گیا۔ جہاں مسجد نبویؐ میں شیخ عبداللہ زاہم نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں دنیا بھر کے سکالروں، سیاستدانوں، عرب علماء، اور پاکستانیوں نے شرکت کی۔

اگر ہو مشاہدہ و حق کی گفتگو
بنتی نہیں بات ساگر کہے بغیر

آخرکار علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی دعا قبول ہوئی کہ جوار رسول ﷺ میں مدفن مل گئے۔

خلیفہ ثانی حضرت عثمانؓ کے پاؤں اور حضرت امام مالکؒ کے پہلو میں ہمیشہ کیلئے سو گئے اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

معروف عالم دین جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث

مولانا ڈاکٹر رضاء اللہ صاحب مبارکپوری کا انتقال پرملال

نہایت دکھ اور کرب کے ساتھ یہ خبر سنی کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے نائب امیر، جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الجامعہ، رابطہ عالم اسلامی کی فقہ اکیڈمی کے رکن اور بیسیوں عربی اور اردو کتابوں کے مصنف، فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس مبارکپوری آج مورخہ 30 مارچ 2003 دوپہر کو حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے بمبئی میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ للہ ما اعطی وللہ ما اخذ وکل شئی عندہ باجل مسمی۔

موصوف کا تعلق ہندوستان کے معروف علمی خانوادے سے ہے۔ آپ کے دادمحترم، صاحب ''تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی'' علامہ عبدالرحمٰن المبارکفوری رحمہ اللہ ہیں، آپ کی نشونما عالم عرب کے فحول علماء کے درمیان ہوئی، اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے نامور دادا کے نامور شاگرد علامہ ڈاکٹر تقی الدین الہلالی المراکشی رحمہ اللہ کی دعوت پر 1974 میں مراکش چلے گئے، پھر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور یہیں سے ڈاکٹریٹ کیا، اس دوران مدینہ منورہ کی پرنور فضاؤں میں عالم عرب کے سربرآوردہ علماء سے بھرپور علمی استفادہ کیا، پھر جامعہ سلفیہ بنارس کے استاذ اور شیخ الجامعہ بنائے گئے، آپ نے علم وعمل سے بھرپور مصروف زندگی گزاری، ہندوستان میں ابنائے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے صدر اور بے شمار دینی و علمی اداروں کے سربراہ تھے، بلکہ زندگی کا آخری لمحہ بھی دین کی خدمت میں لگادیا، شہر بمبئی میں جمعیت اہلحدیث کی کل ہندو دورزہ کانفرنس میں شرکت کی غرض سے گئے تھے کہ کانفرنس میں ہی حرکت قلب بند ہونے کے سبب رب کی رحمت کی طرف کوچ کر گئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعفہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ وادخلہ الجنۃ الفردوس

مولانا موصوف کی اچانک رحلت پر جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ اساتذہ اور طلبہ بے حد غمگین ہیں اور مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے امیر مولانا محمد یحییٰ حفظہ اللہ اور جامعہ سلفیہ بنارس کے مہتمم سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔